Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities 271
Vol 4 (2) April-June, 2018 pp. 271-291.
ISSN 2520-7113 (Print), ISSN 2520-7121 (Online)
www.gjmsweb.com. Email:editor@gjmsweb.com
Impact Factor value = 4.739 (SJIF).

ANALYSIS OF THE QURANIC SERVICES OF MONTHLY MAGAZINE "MUHADIS"

ماہنامہ محدث کی قرآنی خدمات کا تحقیقی جائزہ

شازیہ رفیق1, سید افتخار علی گیلانی2

ABSTRACT-The monthly Magazine, "Muhadis"has been publishing from Lahore since December, 1980 under the patronage of Islamic Research Centre, which is a subsidiary of Islamic Welfare Trust.The patron-in-chief of this Magazine was Hafiz Abdur Rehman Madni.The Board of Editorials of the Magazine include prominent Muslim scholars like Hafiz Abdullah Ropari, Hafiz Sanaullah Madni, Maulana Abdus Salam Gilani, Hafiz Sanaullah Khan, Chaudhri Abdul Hafeez and Maulana Aziz. The major objective of this Magazine is to provide guidance to the Muslim about the issues of modern world in the light of Quran-o-Sunnah and prevent them from indulging in illicit activities.This magazine portrays true picture of Islamic journalism

Key words: Monthly Magazine,, Injunctions of Quran-o-Sunnah,Modern Challenges, Prevention from evil things
Type of paper: Original Research paper
Paper recieved: 20.01.2018
Paper accepted: 15.03.2018
Online published: 01.04.2018

1.M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies, Institute of Southern Punjab, Multan. shaziarafiq976@gmail.com
2. Senior Lecturer, Department of Islamic Studies, Institute of Southern Punjab. lalagilani@gmail.com. Cell # +923006360086/92333611212.

لفظ قرآن کا مفہوم اور تعارف

لفظ قرآن کے معنی:

الحمدللہ رب العٰلمین،والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا و مولانا محمد و علیٰ ا لہ و اصحابہ اجمین،و علیکم ناتبعھم باحسان الیوم الدین

قرآن مصدر ہے جو قرء سے بنا ہے اور اس کے معنی ہیں پڑھنا

قرآن مجید میں ہے:

لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ ۝ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ۝ فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ (القیامۃ :16تا18)

آپﷺ اس کے ختم ہونے سے پہلےقرآن پر اپنی زبان نہ ہلایاکیجیے، تا کہ آپﷺ اس کو جلدی جلدی لیں،وہ تو ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کر دینا اور اس کو (آپ کا) پڑھنا تو جب ہم پڑھا کریں (یعنی ہمارا فرشتہ پڑھا کرے)توآپﷺ بھی اسی طرح سے پڑھا کیجیے۔ (1)

تعارف قرآن ایک نظر میں:

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ دیگر الہامی کتابوں کے برعکس بعض علماء کے نزدیک اس کے ننانوے کے قریب صفاتی نام ہیں جو اس کی عظمت و فضیلت اور بلندئ مرتبہ کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ اس میں سے چھ نام زیادہ مشہور ہیں۔ (2)

1-الکتاب :اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ (البقرہ:2)

اس کتاب کے اللہ کی کتاب ہونے میں کوئی شک نہیں پرہیز گاروں کو راہ دکھانے والی ہے-(3)

2-القرآن: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ (البقرۃ :158)

رمضان کا مہینہ (ہے)جس میں قرآن (اوّل اوّل)نازل ہوا۔ جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے-(4)

3-الذکر: اللہ تعالیٰ کا ارشادہے:

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (الحجر:9)

رہا یہ ذکر تو اس کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔ (5)

4-الوحی: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ إِنَّمَا أُنذِرُكُم بِالْوَحْيِ ۚ (الانبیاء :45)

کہہ دو کہ میں جو تم کو ڈراتا ہوں حکم کے موافق۔ (6)

5-الفرقان: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا (الفرقان:1)

وہ اللہ بہت ہی بابرکت ہے جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل فرمایا تاکہ جہان والوں کو ڈرانے والا رہے۔ (7)

6۔الروح:اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَكَذٰلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِّنْ أَمْرِنَا (الشوری:52)

اور اسی طرح ہم نے اپنے حکم سے تمہاری طرف روح القدس کے ذریعے قرآن بھیجا ہے ۔ (8)

نزول قرآن:

قرآن مجید لوح محفوظ یکبار گی بیت العزت آسمان دنیا پہ اتارا گیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

بلکہ وہ قرآن مجید ہے لوح محفوظ میں ہے۔

بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَّحْفُوظٍ (البروج21تا22)

ان دو آیتوں سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید لوح محفوظ میں موجود تھاکس کیفیت میں تھا۔ اس کی حقیقت اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی نہیں جانتا۔ ہمارا کام بس یہی ہے کہ اس پر ایمان لائیں اور اس کی تصدیق کریں۔ (9)

اس طرح نازل کرنے میں بہت سے فوائد ہیں ، جو دفعۃ (یکبارگی)نازل کرنے کی صورت میں پوری طرح حاصل نہ ہوتے۔ مثلاً اس صورت میں قرآن کا حفظ کرنا زیادہ آسان ہوا۔ سمجھنے میں سہولت رہی۔ کلام پوری طرح منضبط ہوتا رہا اور جن مصالح و حکم کی رعایت اس میں کی گئی تھی۔ لوگ موقع بہ موقع ان کی تفاصیل پر مطلع ہوتے رہے۔ ہر آیت کی جداگانہ شان نزول دیکھ کر اس کا صحیح مطلب متعین کرنے میں مدد ملی ہر ضرورت کے وقت ہر بات کا بروقت جواب ملتے رہنے سے پیغمبر اور مسلمانوں کے قلوب تسکین پا رہے اور ہر آیت کے نزول پر گویا دعوائے اعجاز کی تجدید ہوتی رہی۔ اس سلسلہ میں جبرئیل کا بار بار آنا جانا ہوا جو ایک مستقل برکت تھی۔ (10)

مکی اور مدنی سورتیں:

نبوت کے بعد تیرہ سال تک آپﷺ کا قیام مکہ مکرمہ میں رہا۔ آپﷺ کے مکی دور میں ہجرت سے پہلے جو سورتیں نازل ہوئیں وہ مکی اور جو ہجرت کے بعد مدنی دور میں نازل ہوئیں وہ مدنی ہیں۔ قرآن مجید کی کل 114 سورتیں ہیں۔ مکی سورتوں کی تعداد 86 اور مدنی کی 28 ہیں۔آپ ﷺ پر جو آیت اور سورۃ اترتی۔ آپﷺ وحی لکھنے والے صحابہؓ سے لکھوالیاکرتے تھے اور ساتھ ہی ان کا مقام اور جگہ کا تعین بھی فرما دیا کرتے تھے۔ قرآنی آیات اور سورتوں کی موجود ترتیب توقیفی یعنی آپﷺ کی بتائی ہوئی ہے۔ (11)

منزلیں:

قرآن پاک کی سات منزلیں ہیں۔ سورہ فاتحہ سے پہلی، مائدہ سے دوسری یونس سے تیسری، بنی اسرائیل سے چوتھی، شعراء سے پانچویں، والصفت سے چھٹی اورق والقرآن المجید سے ساتویں شروع ہوتی ہے اور ان کا مجموعہ فمی بشوق ہے۔ قرآن پاک کے حاشیہ میں جہاں سے منزل شروع ہوتی ہے وہاں باقاعدہ منزل لکھا ہوتا ہے۔قرآن مجید میں حاشیے پر ''ع'' کا نشان بھی ہوتا ہے اور اس ''ع'' کے اوپر درمیان میں اور نیچے ہند سے لکھے ہوتے ہیں۔ ''ع'' رکوع کی علامت ہے۔ ''ع'' کے اوپر کے

ہند سے کو سورت کے رکوع کا نمبر، نیچے کے ہند سے کو صحیفے کے رکوع کا نمبر اور درمیان کے ہندسوں کو رکوع کی آیات کی تعداد سمجھا جائے۔

قرآن مجید میں 554 رکوع اور 6666آیات ہیں۔اسی طرح قرآن مجید میں حاشیے پر السجد ہ لکھا ہوتاہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک یہ تعداد میں چودہ جب کہ امام شافعیؒ کے نزدیک پندرہ ہیں۔ ان آیات سجدہ کو پڑھنے اور سننے سے سجدہ کرنا لازم ہوجاتاہے۔ کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں جاکر تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھ کر اٹھ جائیں بس سجدہ ادا ہوگیا۔(12)

فضائل قرآن:

قرآن مجید نہایت فضیلت والی کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کئی مقامات پر اس کو شفاء، رحمت، ہدایت، تبیان ، نور، نور مبین، بشریٰ، مبارک، ذکر، موعظت، برہان، بصائر، کتاب مبین،حکمت، قرآن مبین، کتاب عزیز، فرقان، قرآن عظیم اور قرآن مجید ایسے عظیم الشان ناموں سے تعبیر کیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ان سب ناموں سے اس کی عظمت و فضیلت کا اظہار ہوتا ہے۔قرآن مجید کی بنیادی صفت یہ ہے کہ وہ شک سے پاک اور ہدایت کا ذریعہ ہے۔ اس حقیقت کو قرآن مجید نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ (البقرہ:2)

یہ ایسی کتاب ہے کہ اس میں شک کی گنجائش نہیں پرہیز گاروں کے لیے یہ ذریعہ ہدایت ہے۔ (13)

ا س سے بڑھ کر اس کی کیا فضیلت ہو سکتی ہے کہ اللہ نے اس کو موعظت ، شفاء، ہدایت، خیر، رحمت اور اپنا فضل قرار دیا ہے۔ ارشاد ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ (یونس:57)

لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور ان (بیماریوں)کی جو سینوں میں چھپی ہوئی ہیں شفا آ چکی ہے۔ اور ایمان والوں کے لیے وہ ہدایت اور حمت ہے۔ (14)

قرآن مجید کا امتیازی وصف

قرآن مجید کا ایک امتیازی وصف یہ ہے کہ یہ ہر زمانہ اور دور کے لوگوں کے لیے قدیم ہونے کے باوجود نیا ہے۔ یعنی ہر پڑھنے والا خواہ وہ کسی زمانہ سے تعلق رکھتا ہو یہی محسوس کرتا ہے کہ اس کی ہر بات گویا اسی کے لیے کہی گئی ہے۔(15)

قرآن مجید کا ایک خاص وصف یہ بھی ہے کہ چودہ سو سال گزر جانے کے باوجود بھی اس میں اب تک کوئی ترمیم و تبدیلی نہیں ہو سکی۔ کیوں کہ خدا وند کریم نے خود اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (الحجر9)

بے شک ہم نے اس ذکر (کتاب)کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔(16)

یہی وہ کتاب ہے جس کی تعلیم نے عرب کے بدوؤں کو فلاسفر جہاں، استادزماں اور حکماء دوراں بنایا۔ یہی وہ کتاب ہے جس میں ماضی اور مستقبل ، زندگی اور موت، قبر اور قیامت، حشر اور نشر، ہر قسم کی خبریں موجود ہیں۔ یہی وہ کتاب ہے جس میں سیاسی اور تعبدی، معاشرتی و اقتصادی، شاہی اور گدائی ، انفرادی اور اجتماعی زندگی کے اصول پائے جاتے ہیں۔ یہی وہ کتاب ہے جس کے قوانین کا نفاذ ستم کدہ دنیا کو آماجگاہ امن اور ناد کو گلزار بنا سکتی ہے اور ہمارا یہ بیان کسی ثبوت اور دلیل کا محتاج نہیں کیونکہ تاریخ شاہد ہے ۔ (17)

ماہنامہ محدث کا تعارف:

ماہنامہ محدث لاہور، ہندوستان سے نکلنے والے ماہنامہ محدث دہلی کی ارتقائی شکل ہے اسلامک ویلفئر ٹرسٹ کے سرپرست اعلیٰ محترم ''حافظ عبدالرحمن مدنی''اسلامک ویلفئر ٹرسٹ کے تحقیقی شعبے''مجلس تحقیق اسلامی'' کی طرف سے دسمبر ۱۹۷۰ء میں محدث کا پہلا شمارہ شائع ہوا۔ اس وقت سے ہی ملت اسلامیہ کے اس علمی و تحقیقی اور اصلاحی مجلہ ''محدث'' کی اشاعت جاری و ساری ہے۔ اولارسالے کی مجلس التحریر میں محدث العصر حافظ عبداللہ روپڑی کے دومایہ ناز شاگرد شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی، مولانا عبدالسلام کیلانی (فاضل مدینہ یونیورسٹی)حافظ ثناء اللہ خان، چوہدری عبدالحفیظ اور مولانا عزیز زبیدی کے اسماء گرامی شامل تھے۔ محدث کے مدیر اعلیٰ محترم جناب حافظ عبدالرحمٰن مدنی تمام امور خود ہی سر انجام دیتے تھے۔ بعدازاں مولانا اکرام اللہ ساجد اور مفسر قرآن حافظ صلاح الدین یوسف بھی اس میں بطور مدیر خدمات دیتے رہے۔(18)

مجلہ محدث اپنے علمی و تحقیقی معیار کی وجہ سے ہر مکتبہ فکر کے افراد اور علماء ، مدنی سکالرز، پروفیسر، قانون دان و کلاء حضرات اور یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم ایم فل پی ایچ ڈی کے طلباء کے ہاں انتہائی پسندیدہ ہے پاکستان پبلک سروس کمیشن، پنجاب پبلک سروس کمیشن میں مقابلہ کا امتحان پاس کرنے کے لیے احباب مجلہ محدث کے سابقہ مجلات کی طرف رجوع کرتے ہیں محدث کی عصر حاضر میں فرق باطلہ کے خلاف علمی و تحقیقی خدمات پر یونیورسٹیوں میں ایم اے، ایم فل کے تحقیقی مقالے بھی لکھے جا رہے ہیں۔

اجرائے محدث کے مقاصد:

کتاب و سنت کی بے لاگ ترجمانی،دین کی صحیح دعوت و تبلیغ، قدیم وجدید مسائل میں اسلام کی صحیح اور جامع تعلیمات کی طرف رہنمائی، عصر حاضر کے مزاج اور تقاضوں کی روشنی میں ملت کے لیے صحیح اور مفید اقدامات کی نشاندہی،اسلام پسند حلقوں کے درمیان مفاہمت

اور تعاون دین کے نام پر کجروی و کج فکری کی اصلاح، باطل نظریات اور تحریکات و خیالات کی تردید اور گونا گوں ملی ضروریات کی تکمیل کے لیے ایک صالح صحافت کا نمونہ پیش کیا۔

عناد اور تعصب قوم کے لیے زہرہلاہل کی حیثیت رکھتے ہیں لیکن تعصبات سے بالاتر افہام و تفہیم امت کے لیے رحمت کا باعث ہے۔عبدالرحمن جیسے عالم فاضل کی ادارت میں جاری ہونے والا یہ رسالہ بہترین تحقیقی رسالوں میں شامل ہے۔ محدث کا ہر شمارہ اپنی علمی و تحقیقی اور اصلاحی صلاحیتوں کی بناء پر بین الاقوامی لوگوں کے لیے ایک مقبولیت اور شہرت کا باعث بنا ہوا ہے کیونکہ اس رسالے کے موضوعات قرآن و حدیث و سنت ، فقہ و اجتہاد، ایمان و عقائد اور مغربی تحریک نسواں،جدید عصری تقاضوں کے مطابق طبع ہو رہے ہیں۔ محدث کا اہم مقصد تعصب سے بالا تر ہو کر جاہلیت کو مٹانا اور اشاعت اسلام میں تبلیغ کا اہم کردار ادا کرنا ہے۔ (19)

تعارف اور نمایاں خصوصیات:

1. ماہنامہ محدث اسلامک ریسرچ کونسل ماڈل ٹاؤن لاہور سے شائع ہوتا ہے جس کے موجودہ مدیر اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالرحمن مدنی اور اعزازی مدیر ڈاکٹر حافظ حسن مدنی ہیں۔ (20)
2. ماہنامہ’’محدث‘‘کا سن اجراء ۱۹۷۰ء ہے۔ پہلے جلد کا پہلا شمارہ شوال ۱۳۹۰ھ بمطابق دسمبر ۱۹۷۰ء منظر عام پر آیا۔ تب سے تاحال مسلسل شائع ہوتا ہے۔ (21)

جمع و تدوین قرآن ماہنامہ محدث کی روشنی میں

نبیﷺ ایک ناخواندہ اور ان پڑھ قوم میں مبعوث ہوئے جو من حیث القوم حساب وکتاب کی صلاحیت سے بے بہرہ اور رسم الخط و فن تحریر سے ناآشنا تھی۔ نبیﷺ کی بعثت سے کچھ عرصہ پہلے پورے جزیرۂ عرب میں تھوڑی سی تعداد، قبیلہ قریش کے دس بارہ افراد اور اہل مدینہ کے آس پاس بسنے والے یہودیوں کی ایک محدود تعداد خط و کتابت سے واقف تھی۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے۔

هُوَ الَّذِی بَعَثَ فِی الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (الجمعہ:2)

وہی ہے جس نے امیوں کے اندر ایک رسول خود انہی میں سے اٹھایا۔ جو انہیں اس کی آیات سناتاہے، ان کی زندگی سنوارتا ہے۔ اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے حالانکہ اس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔ (22)

رسول اللہﷺ کے دور میں کتابت قرآ ن اور اسے لکھنے والے مشہور صحابہؓ:

یہ حکمت الٰہی کا تقاضا تھا کہ اس نے دیگر آسمانی کتب کی طرح قرآن کریم کو ایک ہی دفعہ نازل نہیں کیا بلکہ حالات کے مطابق اسے تھوڑا تھوڑا نازل کیاجاتارہا۔ کیونکہ اسی میں عظیم حکمتیں اور بے شمار مصلحتیں کارفرما تھیں۔ ان میں سے ایک حکمت یہ تھی کہ قرآن کریم ان حالات کے مطابق نازل ہو رہا تھا جو عہد نبوت میں پیش آتے رہے، جو بھی معاملہ پیش آتا اس کے متعلق آیات قرآنی

کا نزول ہوتا اور اس کے متعلق اللہ کا حکم واضح کر دیاجاتا تھا۔ رسول اللہﷺ پر مسلمانوں اور غیر مسلموں کی طرف سے جو سوالات کیے جاتے، ان کے مطابق جواب کے طور پر آیات قرآنی نازل کر دی جاتی تھیں۔ اسلام دشمن عناصر کے دلو ں میں جو شکوک و شبہات پیدا ہوتے، ان کے جواب کے لیے قطعی دلائل پر مبنی آیات قرآنیہ نازل ہوتیں اور مسلمانوں کے حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کے عقائد، شرائع و احکام اور فضائل کے متعلق آیات قرآنی کا نزول ہوتا تھا۔اس کی ایک حکمت یہ بھی تھی کہ قرآن مجید کا چیلنج اور اعجاز زیادہ بلیغ اور نمایاں انداز میں دنیا کے سامنے آجائے۔(23)

کاغذ کی کم یابی کی وجہ سے صحابہ کرامؓ قرآن کریم کھجور کے چوڑے پتوں، باریک پتھروں، کاغذ اور چمڑے کے ٹکڑوں، حیوانات کے شانے کی چوڑی ہڈیوں اور پسلی کی ہڈیوں پر لکھتے تھے۔چنانچہ نبی ﷺ کے سانحہ ارتحال کے بعد جب نزول قرآن کا سلسلہ منقطع ہو گیا اور اس میں حذو اضافہ کا امکان بھی باقی نہ رہا تو اللہ نے خلفائے راشدین کے دل میں قرآن مجید کو ایک ایک مقام پر مصحف کی شکل میں جمع کرنے کی بات ڈال دی تاکہ اس امت سے قرآن کی حفاظت کا کیا ہوا سچا وعدہ ہو سکے۔ چنانچہ اس مبارک کام کا آغاز حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہ کی باہم مشاورت سے حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھوں ہوا۔(24)

حضر ت ابوبکر ؓ کے دورمیں جمع قرآن اور اس کے اسباب:

جب حضرت ابو بکرؓ نے جو سب سے بڑھ کر منصب خلافت کےمستحق تھے۔ تمام صحابہ کی بیعت کے ساتھ مسند خلافت پر قدم رکھا تو ایک بہت بڑے واقعہ نے انہیں قرآن کریم کو مصحف کی شکل میں جمع کرنے پر آمادہ کیا کیونکہ اس واقعہ سے یہ خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ قرآن کریم کہیں ضائع نہ ہوجائے(25)

چنانچہ اس کام کے لیے صحابہ کی باہم مشاورت سے حضرت زید بن ثابت کا انتخاب ہوا۔ بڑی عمر کے قدیم الاسلام اور جلیل القدر صحابہ کی موجودگی کے باوجود حضرت ابوبکر نے حضرت زید بن ثابت کو اس لیے ترجیح دی کہ وہ ان مشہور صحابہ میں سے تھے جو قرآن کریم کے پختہ حافظ، ماہر قاری، اس کے حروف کے شناور اور اعراب القرآن و لغات القرآن کے جید عالم تھے۔ اور وہ ہمیشہ رسول ﷺ کی وحی لکھنے پر مامور رہے۔(26)

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے اس کام کا اگر گہری نظر سے جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت صاف واضح ہو جاتی ہے کہ ان کا یہ کام بدعت یا خلاف اسلام ہر گز نہیں تھا۔ بلکہ شریعت مطہرہ کے ان اصولوں کے مطابق تھا جو کتابت قرآن کے سلسلہ میں خود رسول اللہ ﷺ نے وضع فرما دیے تھے۔ رسول اللہ کا وحی کو لکھنے کے لیے کاتبین کی ایک جماعت کو مقرر کرنا اس حقیقت کا واضح ثبوت ہے کہ ابو بکرؓ کا کام عین سنت کے مطابق تھا۔ چنانچہ ابو عبداللہ المحاسبی فرماتے ہیں:

كتابة القرآن ليست محدثة۔

قرآن کریم کی کتابت قطعاً بدعت نہیں ہے۔(27)

حضرت عثمانؓ کے عہد میں جمع قرآن اور اس کے اسباب:

قراءت اختلاف کی شدت کا اندازہ اس واقعہ سے کیا جا سکتاہے جو حضرت عثمان کے عہد کے دوسرے یا تیسرے سال ۲۵ہجری کو پیش آیا تھا۔ اور یہی واقعہ مصاحف کی تدوین کا باعث ہوا۔ واقعہ یہ ہوا کہ اہل عراق اور اہل شام آرمینیا اور آذربائیجان کے محاذ پر جہاد کے لیے جمع ہوئے۔ اہل علاقہ کے لشکر میں حذیفہ بن یمان بھی اس محاذپر شریک تھے۔ وہاں انہوں نے دیکھا کہ مسلمان قراء توں کے بارے میں سخت اختلاف کر رہے ہیں اور یہ بھی سنا کہ ہر فریق دوسرے کو ان وجوہ قراء ات میں اختلاف کی وجہ سے گناہگار قرار دیتا اور اسے تنقید کا نشانہ بنا رہاہے۔ (28)

حضرت حذیفہ نے اس معاملہ کو انتہائی سنگین سمجھا اور بھاگم بھاگ حضرت عثمان کے پاس پہنچے اور انہیں اس صورتحال سے آگاہ کیا

زید بن ثابتؓ، ان کو حضرت ابو بکرؓ نے جمع قرآن کے لیے منتخب کیا تھا، کیونکہ وہ مذکورہ بالا صفات کی بناء پر ا س کام کے لیے انتہائی موزوں شخصیت تھے۔

1. عبداللہ بن زبیرؓ
2. سعید بن العاص

عبدالرحمن بن الحارثؓ بن ہشام(29)

جمع و تدوینِ قرآن کے ادوار

گذشتہ تصریحات سے واضح ہو چکا ہے کہ قرآن کریم کو تین مرتبہ جمع کیا گیا:

1. حضرت محمد ﷺ کے دور میں
2. حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور میں
3. حضرت عثمان بنؓ عفان کے دور میں

عہدِ نبویؐ میں تدوین قرآن:

عہد نبویؐ میں کتابت قرآن کی صورت یہ تھی کہ جب قرآن کریم کا کوئی حصہ نازل ہوتا تو آپؐ کا تبَ وحی کو یہ ہدایت فرماتے کہ اسے فلاں سورۃ میں فلاں آیت کے بعد لکھا جائے۔ لیکن قرآن کریم کی یہ کتاب پتھر کی سلوں اور جانوروں کی ہڈیوں وغیرہ پر متفرق پارچوں کی شکل میں تھی۔

حضر ت ابو بکرؓ کے دور میں تدوین قرآن :

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور حکومت میں تدوین قرآن کی صورت یہ تھی کہ

1. اسے مختلف پارچوں سے نقل کر کے ایک جگہ کاغذ پہ یکجا کیا گیا۔

2. یہ نسخہ بہت سے صحیفوں پر مشتمل تھا(سورتیں مرتب نہیں تھی) اور ہر سورۃ الگ الگ صحیفے میں لکھی گئی تھی۔ اور صرف وہی کچھ لکھا گیا جس کا قرآن ہونا تو اتر سے ثابت ہوا تھا۔

حضرت عثمانؓ کے دور میں تدوین قرآن:

دور عثمانیؓ میں تدوین قرآن کی صورت یہ تھی کہ حضرت ابو بکر کے تیار کردہ صحیفوں سے نقل کر کے (تمام سورتوں کو ترتیب کے ساتھ ایک مصحف میں لکھاگیا اور پھر اس نئے مرتب مصحف سے مزید) مصاحف تیار کئے گئے اور اُنہیں مختلف بلادِ اسلامیہ میں بھیج دیا گیا۔(30)

وحی کا مفہوم:

لغت عرب وحی کا مفہوم:

لغتِ عرب میں وحی کا معنی الا علام فی خفاء یعنی رازمیں آگاہ کرنا۔(31)

ح شرح میں وحی کا مفہوم اللہ تعالیٰ کا اپنے نبیونکو مخصوص شے سے آگاہ کرنا ہے۔ چاہے یہ کتا ب کی صورت میں ہویا فرشتہ کو پیغام دے کر بھیجنے کی صورت میں یا خواب اور الہام کے ذریعے ہو۔(32)

قرآن مجید میں ارشاد ہے ۔

وَإِنَّهُ لَتَنزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ (الشعراء192تا194)

اور یہ قرآن ہے اتارا ہوا پروردگارعالم کا۔لے کر اترا ہے اس کو فرشتہ معتبر تیرے دل پر کہ تو ہو ڈر سنانے والا۔(33)

وحی اور اقسام وحی:

لغوی اعتبار سے کسی چیز کی خفیہ طور پر اور جلد اطلاع دینا ’’وحی‘‘ کہلاتا ہے۔ چونکہ اس میں اخفاء کا مفہوم شامل ہوتا ہے، اس لئے ماہر لغت کے نزدیک کتابت، رمزو اشارہ اور خفیہ کلام سب’’وحی‘‘ کی تعریف میں آتا ہے۔(34)

شرعی اصطلاح میں وحی سے مراد اللہ عزوجل کا اپنے منتخب انبیاء کو اخبار و احکام سے اس خفیہ طریقے پر مطلع کرنا ہے جس ے ان کو قطعی و یقینی علم حاصل ہو جائے کہ یہ اخبارو احکام منجانب اللہ تعالیٰ ہی ہیں۔

پہلی قسم :وحی متلو جو مؤ لف تالیف اور معجز النظام یعنی قرآن کریم ہے۔

دوسری قسم :وحی جو مروی ومنقول، غیر مولف ، غیر معجز النظام اور غیر متلو ہے ۔ وحی کی یہ قسم رسول ؐ ، جو ہمارے لئے اللہ عزوجل کی مراد ومنشاء کے مبین تھے۔ سے مروی اخبارپر مبنی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پراس دوسری قسم کی وحی کی اطاعت بھی پہلی قسم کی وحی (یعنی قرآن کریم) کی طرح بلا تمیز و اجب کی ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ (النساء:59)

خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو۔ (35)

نزول قرآن کا مقصد:

ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ اللہ عزوجل نے محمد ﷺ کو نبوت ور سالت سے مشرف فرما کر آپ پر قرآن کریم نازل کیا اور بحثیت معلم ، اس کی تشریح و توضیح کو آپ ﷺ کا فریضہ منصبی قرار دیا۔ (36)

چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

وَٱلزُّبُرِۗ وَأَنزَلۡنَآ إِلَيۡكَ ٱلذِّكۡرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيۡهِمۡ (النحل 44)

اور ہم نے آپ پر ذکر کو اس لئے نازل کی تا کہ آپ انسانوں کے لئے اسے کھول کر بیان کردیں جو کچھ ان لوگون کی طرف اتارا گیا ہے۔(37)

وَمَآ أَنزَلۡنَا عَلَيۡكَ ٱلۡكِتَٰبَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ (النحل 64)

ہم نے آپ پر کتاب صرف اس لئے نازل کی ہے کہ آپ ہر اس چیز کو کھول دیں جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔(38)

سنت نبوی بھی وحی پر مبنی ہے:

قرآن اور اس کی تشریح و بیان جو کہ رسول اللہﷺ کے اقوال، افعال اور تقریرات سے عبارت ہے۔ اگر قرآن کریم کے ساتھ اس جز کو شامل نہ کیا جائے تو بلاشبہ دین نامکمل رہتا ہے، پس تکمیل دین کا تقاضہ ہے کہ جن چیزوں کا صدور رسول اللہﷺ سے ہوا ہے، وہ بھی وحی الٰہی پر مبنی ہوں۔(39)

اللہ عزوجل فرماتاہے:

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ (النجم3تا4)

اور وہ اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتا وہ تو وحی ہے جو اس کی طرف کی جاتی ہے (40)

کتاب کے ساتھ حکمت کو بھی داخل فرما کر اس طرح اشارہ کر دیا گیا کہ حکمت جو نام ہے آنحضرت ﷺ کی سنت اور تعلیمات کا، یہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کی نازل کی ہوئی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اس کے الفاظ اللہ کی طرف سے نہیں ہیں، اس لیے داخل قرآن نہیں اور معانی اس کے اور قرآن کے دونوں اللہ ہی کی جانب سے ہیں، اس لیے دونوں پر عمل کرنا واجب ہے۔ (41)

ترجمہ و تفسیرقرآن

قرآنِ مجید کے ترجمہ و تفسیر کی ضرورت ہر دور میں رہی ہے۔ اورعلمائے اسلام نے اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے نہایت قیمتی اور قابل قدر کام کیا ہے۔صحیح فہم قرآن کے لیے چند مسلّمہ بنیادی اُصول ہیں جن کا علم ضروری ہے ، ذیل میں بالاختصار یہ اُصول بیان کئے جاتے ہیں:

1. تفسیر قرآن

قرآنِ مجید کو سمجھنے سے قبل آدمی اپنے دل و دماغ کو ان تصورات اور تعصّبات سے بالکل خالی کردے جو اُس نے پہلے سے قائم کررکھے ہیں، ورنہ وہ قرآنی عبارات میں اپنے ہی خیالات پڑھتا رہ جائے گا اور اُسے اس کتاب ِ ہدایت سے کوئی رہنمائی میسر نہ آسکے گی۔(42)

2. قرآن کی تفسیر خود قرآن سے

اس مسلّمہ قاعدے کو اپنایا جائے کہ» القرآن یفسر بعضہ بعضًا«کہ قرآن کا ایک حصہ اس کے دوسرے حصے کی تفسیر کردیتا ہے۔ مثال کے طور پر سورہ البقرۃ میں ہے:

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ (البقرہ: 34)

اور یاد کرو جب ہم نےفرشتوں کو کہا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔ اُس نے انکار کیا او رتکبّر کیا اور وہ کافروں میں سے تھا۔(43)

اس مقام پر یہ شبہ ہوتا ہے کہ شاید ابلیس فرشتوں میں سے کوئی فرشتہ تھا لیکن سورۃ الکہف میں اس کی وضاحت ہے کہ وہ جنوں میں سے ایک جن تھا، کوئی فرشتہ نہ تھا:

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ (الکھف: 50)

اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سجدے میں گر پڑے مگر ابلیس تھا جن کی قسم سے سو نکل بھاگا اللہ کے حکم سے۔(44)

3. قرآن کی تفسیر حدیث و سنّت کے مطابق

کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرضِ منصبی تھا کہ تلاوتِ آیات کے علاوہ آپﷺ قرآن کی تعلیم بھی دیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ (آل عمران 164)

بے شک اللہ کا مسلمانوں پربڑا احسان ہے کہ اُنہی میں سے ان کے پاس ایک رسول بھیجا جو اُن کو اس کی آیتیں سناتا، اُن کو پاک کرتا اور کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس کی بعثت سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے۔(45)

4. عربی زبان پر عبور

فہم قرآن کے لیے عربیّت یعنی عربی زبان کا پورا لحاظ رکھا جائے۔ قرآنی الفاظ و محاورات کے وہی معنیٰ مراد لئے جائیں جو نزولِ قرآن کے وقت لیے جاتے تھے کیونکہ قرآن اپنے دور کے عربوں کی فصیح و بلیغ زبان میں اُترا ہے۔(46)

صحیح فہم قرآن کے لیے عربیت کا لحاظ رکھنا بنیادی شرط ہے۔ اس عربی زبان کا ذوق اور اس میں ملکہ و ممارست ضروری ہے جس میں قرآنِ عظیم نازل ہوا ہے۔ اس کے لیے ابتدائی

اسلامی دور کے علمی و ادبی سرمائے سے مدد لینی چاہیے او رقدیم مستند عربی لغات سے بھی استفادہ کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ 'ادبِ جاہلی' کا مطالعہ بھی ناگزیر ہے۔(47)

5. قرآن مجید کی سورتوں اور آیتوں کی تفسیر اُن کے شانِ نزول کے لحاظ سے

فہم قرآن کے لیے شانِ نزول کی بڑی اہمیت ہے، شانِ نزول (یا سببِ نزول) سے مراد وہ خاص پس منظر (Back Ground) اور مخصوص حالات و واقعات ہیں جن میں قرآن کی بعض سورتوں اور آیتوں کا نزول ہوا ہے۔ اس طرح کے قرآنی مقامات کو اُن کا شانِ نزول جانے بغیر نہ تو صحیح طور پر سمجھا جاسکتا ہے او رنہ اُن کی درست تفسیر ہوسکتی ہے۔ (48)

مثال کے طور پر سورۃ البقرۃ میں ہےکہ:

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ (البقرہ 158)

بےشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ اس لیے جو کوئ بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں (پہاڑیوں) کے درمیان طواف اور جو کوئی شوق سے کوئی نیکی کرے تو اللہ قدردان اور سب کچھ جاننے والا ہے۔(49)

اس آیت کے ظاہری الفاظ سےمعلوم ہوتا ہے کہ حج او رعمرے میں صفا او رمروہ کے درمیان سعی کرنا ضروری نہیں ہے۔ کوئی شخص سعی کرے یا نہ کرے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے بلکہ ہر عمرے یا حج میں سعی کرنا واجب اور ضروری ہے۔اس آیت کا پس منظر یہ ہے کہ جاہلیت کے دور میں مشرکین نے ان دونوں مقامات پر دو بُت... اِساف اور نائلہ... رکھے ہوئے تھے۔ ان بتوں کی موجودگی میں مسلمانوں کو سعی کرنے میں تامل (Hesitation)ہوا تو فرمایا گیا کہ ان بتوں کی موجودگی میں بھی سعی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ پھر جب نبیﷺ نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی فرمائی تو اب یہ سعی واجب اور ضروری ٹھہری۔(50)

تجوید و قرآءت

حروف کے مجموعہ کو قراءت کہتےہیں خواہ وہ مجموعہ متفق المخارج ہو یا مختلف المخارج۔

ترتیل میں بعض کلمات اور بعض حروف کو بعض کے ساتھ ملادینے اور جمع کردینے اور جمع کر دینے کو قراءت کہتے ہیں ۔(51)

إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ

اس کا پڑھنا اور جمع کرنا ہمارے ذمہ ہے۔(52)

یعنی چیز کو جمع کرنے اور ضم کرنے کو قراءت کہتے ہیں ۔(53)

لسانیات میں اختلاف لہجات ایک معروف چیز ہے ۔ اسی طرح عرب کے مختلف قبائل اور مختلف علاقوں کی زبان میں بھی خاصا اختلاف پایا جاتا ہےلیکن اس اختلاف کی نوعیت ایسی نہیں ہے کہ اس سے زبان کے اندر کوئی بنیادی تغیر رونما ہو جاتا ہو مقامی تلفظ لہجات، محاورات، اور زبان کے بعض دوسرے اسالیب کے اختلاف کے باوجود زبان کا بنیادی سانچہ ایک ہی رہتا ہے ۔ جیسا کہ زبان کے مقامی رنگ اور اختلافات کا مشاہدہ ہم آج کل بھی کر سکتے ہیں۔ مثلاً آپ پنجاب کے مختلف حصوں میں جائیں تو آپ دیکھیں گے کہ ہر ضلع اور بعض اوقات ایک ہی ضلع کے مختلف حصوں کی زبان مختلف ہے۔(54)

آپ ﷺ نے فرمایا

حدثنا سعيد بن عفير، قال: حدثني الليث، قال: حدثني عقيل، عن ابن شهاب، قال: حدثني عبيد الله بن عبد الله، ان عبد الله بن عباس رضي الله عنهما حدثه، ان رسول الله صلى الله عليه وسلم، قال:" اقراني جبريل على حرف فراجعته فلم ازل استزيده، ويزيدني حتى انتهى إلى سبعة احرف"

عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:کہ جبرائیل نے پہلے مجھے قرآن ایک حرف پر پڑھایا پھر میں نے بار بار اصرار کیا اور یہ مطالبہ کیا کہ قرآن کریم کو زیادہ حروف پر پڑھنے کی اجازت اللہ سے لیں وہ اجازت اللہ سے لے کر دیتے گئے یہاں تک کہ سات حروف تک پہنچ گے۔(55)

تجوید و قرأت

إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ

قرآن کو جمع کرنا اور اس کو پڑھانا ہمارے ذمہ ہے ۔(56)

اس آیت میں ان علینا جمعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کو یکجا کرنا اور محفوظ رکھنا اللہ کی ذمہ داری ہے جیسا کہ دوسرے مقامات پر اس کا ذکر ہوا ہے۔ اسی طرح وَقُرْآنَهُ سے معلوم ہوا کہ قرآن کی تلاوت اور اس کی درست ادائیگی کرانا بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لیا ہے۔ چنانچہ اللہ جل شانہ نے اسی آیت میں ذکر کردہ اپنی دو ذمہ داریوں کی تکمیل کے لئے مسلمانوں کو توفیق خاص دی اور ایسے نفوسِ قدسیہ تخلیق کئے جن کی زندگیاں اس مقدس کام کی تکمیل کے لئے وقف ہوئیں

عَنْ عُثْمَانَ رضي الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ:خَيْرُكُم مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو قرآن سیکھتے اور اس کو سکھاتے ہیں۔(57)

قرآن فہمی

قرآن فہمی کے دو درجے ہیں، تذکر اور تدبر۔ تذکر یعنی نصیحت حاصل کرنا اس بارے میں خود قرآن پاک کا ارشاد ہے ۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (القمر:22)

اور تحقیق ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان بنایا ہے تو ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا۔(58)

یہ تذکر ہر ایک مسلمان سے مطلوب ہے خواہ عام ہو خاص۔ تدبر اس درجے میں جس سے تذکر حاصل ہو یعنی خدا کا خوف اور آخرت کی یاد وغیرہ محبوب اور مطلوب ہے۔قرآن کریم عربی زبان میں نازل ہوا اور دنیا میں شاید عربی ہی ایک ایسی زبان ہے جو ترجمہ کے بغیر پڑھائی جاتی ہوے۔ بچہ جب پہلی جماعت سے انگریزی پڑھنا شروع کرتا ہے تو استاد اسے بتلاتا ہےA:سے"APPLE"،"Apple" سیب،اسی طرح فارسی پڑھنے والے بچے کو،آب، اور است ہی نہیں پڑھایا جاتا بلکہ یہ بھی بتلایا جاتاہے کہ آب بمعنی پانی اور است کے معنی ہے۔لیکن جو بچے عربی پڑھتے ہیں ،انہیں صرف الفاظ ہی پڑھائے جاتے ہیں۔ الفاظ کے معنی کاخیال کسی کو بھولے سے بھی نہیں آتا۔(59)

اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ ہمیں یہ بات ذہن نشین کرائی گئی ہے کہ قرآن کریم کا ناظرہ پڑھنا ہی باعث برکت ہے۔دلیل کے طور پر رسول ا للہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پیش کیاجاتاہے:

عن عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قال: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ ، وَالحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، لَا أَقُولُ الم حَرْفٌ، وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ ، وصححه الألباني في "صحيح الترمذي"

قرآن کریم کے ہر حرف کے بدلے ایک نیکی ملتی ہے اور ہر نیکی کا دس گنا اجرملے گا۔میں نہی کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے ل الگ حرف ہے اور م الگ حرف! (60)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک جامع تھا،ہمارے بزرگوں نے اس کی حقیقت کو پہچان لیا اور اس پر عمل کرکے دکھلا دیا۔لیکن ہم اس کی تہہ تک نہ پہنچ سکے اور نتیجۃً قرآن کریم کی تعلیمات سے دور ہٹتے چلے گئے۔(61)

اگر بات صرف یہیں تک محدود رہتی تو بھی مسلمانوں میں ہمہ پہلو انحطاط رونما نہ ہوتا،علماء حق عوامی جہالت کے اس خلاء کو ملکی زبان میں تبلیغ کے ذریعہ پر کرسکتے تھے لیکن ستم یہ ہے کہ اس قرآن نافہمی کے اور بھی بہت سے اسباب پیدا ہوگئے۔(62)

قرآن نا فہمی کے اَسباب اور اس کا حل:

پہلا سبب :قرآن کریم کو(یک واضح کتاب ہونے کے باجود) مشکل ترین کتاب سمجھ لینا :۔(63)

قرآن کریم کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ (القمر:22)

اور ہم نے قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان کردیا ہے ،تو کوئی ہے نصیحت ماننے والا۔(64)

قرآن کریم کو آسان اس لیے بنایاگیا کہ یہ کتاب عام لوگوں پر نازل ہوئی۔(65)

لیکن ہمیں یہ بات باور کرادی گئی ہے کہ قرآن کریم ایک مشکل ترین کتاب ہے اور اس کو سمجھنا ہرکسی کے بس کا روگ نہیں ہے۔لہذا عام لوگوں کےلیے یہی بہتر ہے کہ وہ کسی عالم دین کی اتباع اختیا ر

کریں۔اللہ تعالیٰ نے تو قرآن عام لوگوں کے لیے اُتارا اور سہل زبان میں نازل کیا تھا لیکن ان ارشادات کے برعکس قرآن کو عوام کے ذہن سے بالاتر اور مشکل ترین کتاب قرا ر دے دیاگیا۔(66)

صحیح حل:۔

قرآ ن کریم ہماری ہدایت کے لیے نازل ہوئی تھی کہ اسے سمجھا جائے اس میں تدبر کیا جائے اور اس کی ہدایات اور احکام پر عمل پیرا ہوکر اپنی زندگی کو سنوارا جائے اوراسلام کی سربلندی کےلیے کوشش کی جائے۔(67)

سود کے بارے میں قرآنی آیات کی تفسیر

الَّذينَ يُنفِقونَ أَموٰلَهُم بِالَّيلِ وَالنَّهارِ سِرًّا وَعَلانِيَةً فَلَهُم أَجرُهُم عِندَ رَبِّهِم وَلا خَوفٌ عَلَيهِم وَلا هُم يَحزَنونَ الَّذينَ يَأكُلونَ الرِّبوٰا لا يَقومونَ إِلّا كَما يَقومُ الَّذى يَتَخَبَّطُهُ الشَّيطٰنُ مِنَ المَسِّ ۚ ذٰلِكَ بِأَنَّهُم قالوا إِنَّمَا البَيعُ مِثلُ الرِّبوٰا ۗ وَأَحَلَّ اللَّهُ البَيعَ وَحَرَّمَ الرِّبوٰا ۚ فَمَن جاءَهُ مَوعِظَةٌ مِن رَبِّهِ فَانتَهىٰ فَلَهُ ما سَلَفَ وَأَمرُهُ إِلَى اللَّهِ وَمَن عادَ فَأُولٰئِكَ أَصحٰبُ النّارِ ۖ هُم فيها خٰلِدونَ (البقره 274تا275)

جو لوگ دن رات، کھلے اور چھپے اپنے مالخرچ کرتے ہیں۔ انہیں اپنے پروردگار سے اس کا اَجر ضرور مل جائے گا۔ ایسے لوگوں کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے(68) (ان لوگوں کے برعکس)جو لوگ سود کھاتے ہیں۔ وہ یوں کھڑے ہوں گے۔ جیسے شیطان نے کسی شخص کو چھو کر اُسے مخبوطُ الحواس بنا دیا ہو۔ اس کی وجہ ان کا یہ قول (نظریہ)ہے کہ تجارت بھی تو آخر سود ہی کی طرح ہے۔(69)

قرآن پاک میں ارشاد ہے

وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا ۚ (البقرہ:275)

اللہ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔ (70)

اللہ تعالی فرماتے ہیں۔

يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ (البقرہ:276)

اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کی پرورش کرتا ہے۔(71)

گویا اللہ تعالیٰ نے سود کے خاتمہ کے لئے ذاتی قرضوں کا حل "صدقات "تجویز فرمایا ہے اور تجارتی قرضوں کے لئے شراکت اور مضاربت کی راہ دکھلائی ہے جو حلال اور جائز ہے۔(72)

آلودگی کے بارے میں قرآنی تعلیمات

قرآن حکیم ہدایت کا ایک لازوال اور ابدی سرچشمہ ہے جو زندگی کے ہر میدان میں انسان کی راہنمائی کرتا ہےموجودہ دور میں ماحولیاتی آلودگی سے انسانیت پریشان ہے اور اس سے نجات پانے کی متلاشی ہےپیشِ نظر مضمون میں یہ دیکھنے کی کوشش کی گئی ہے کہ یہ آلودگی انسانی زندگی کے لیے کس حد تک مضر رساں ہے؟تاکہ اس سے دامن بچایا جاسکے۔(73)

وثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ (المدثر:4تا5)

اور اپنے کپڑےکو پاک رکھو اور گندگی سے دور رہو-(74)

انگریزی ترجمKeep your clothes clean and away from dirts.. (75)

رجز اور رُجز دو ہم معنی لغت ہیں۔ ابو العالیہ اور ربیع نے کہا:رجز سے نجاست اور معصیت مراد ہے جب کہ رجز صنم کے مفہوم میں ہےکلبی نے رُجز سے عذاب مراد لیاہے۔ اس آیت کریمہ میں رجز سے ہرقسم کی گندگی مراد ہے۔ (76) خواہ وہ ظاہری ہو یا باطنی،لباس ومعاشرت کی ہو یااخلاق واعمال کی ہو،افکار وعقائد کی ہو یا اجسام وابدان کی-(77)گندگی اور آلودگی کو رجس یارجز کہاجاتاہے-اسی طرح گندے آدمی کو رَجل رجس کا نام دیاجاتا ہے۔

تفسیر سورۂ فاتحہ:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ (الفاتحہ1تا7)

اللہ کے نام سے جو الرحمن ہے اور الرحیم ہے-78 سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو سارے جہاں کا پالنے والا ہے79 نہایت مہربان بے حد رحم کرنے والا ہے قیامت کے دن کا مالک ہے ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں ہمیں سیدھی راہ پر چلا ان لوگوں کی راہ پر جن پرتونے انعام کئے ۔ جو معتوب نہیں ہوتے جو بھٹکے ہوئےنہیں ہیں-(80)

توحید کی تین قسمیں

اس سورۃ میں توحید کی تینوں قسموں کو اختصار کے ساتھ بیان کردیا گیاہے:

توحید ِربوبیت:81 ﴿رَبِّ العٰلَمینَ﴾ سے ماخوذ ہے ، توحید ِ ربوبیت یہ ہے کہ آسمان وزمین اور اس میں پائی جانے والی تمام مخلوقات کا خالق ورازق اور مالک ومدبر صرف اللہ تعالیٰ ہے ۔توحید ِ اُلوہیت: لفظاللہ اور ﴿إیّاكَ نَعبُدُ وَإیّاكَ نَستَعینُ﴾ سے ماخوذ ہے ، اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ عبادت کی جتنی قسمیں ہوسکتی ہیں ، ان سب کا مستحق صرف اللہ تعالیٰ ہے ۔توحید اسماء وصفات : کلمہ ٔ ﴿الْحَمْدُ﴾سے ماخوذ ہے ، اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اور رسول اللہ ﷺ نے صحیح احادیث میں اللہ کے جتنے اسماء وصفات ثابت کئے ہیں ، اُن کو اسی طرح مانا جائے ، نہ ان کا انکار کیا جائے ، نہ اُن کی مثال بیان کی جائے ، اور نہ ہی کسی غیر اللہ کے ناموں اور صفات کے ساتھ تشبیہ دی جائے ۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے عرش پر مستوی ہونے کے بارے میں پوچھا گیاتو انہوں نے کہا (82)یعنی استوا معلوم ہے ، اس کی کیفیت مجہول ہے، یعنی یہ نہیں معلوم کہ اللہ کے عرش پر مستوی ہونے کی کیا کیفیت ہے ، (83)اور اس کے بارے میں پوچھنا بدعت ہے ، یعنی اسلاف کرام کبھی اس کی کُرید میں نہ پڑے ، اور اس پر ایمان لانا واجب ہے ۔ اللہ

تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے ، اور اس کے لئے کمالِ خشوع وخضوع اور اپنی انتہائی محتاجی ومسکنت کے اظہار کے بعد ، بندے کے لئے اب یہ بات مناسب معلوم ہوئی کہ اپنا سوال اس کے حضور پیش کرے اور کہے کہ اے اللہ صراطِ مستقیم کی طرف میری رہنمائی کر! (84)

حوالہ جات

1. بلگرامی،مظہرالدین احمد،عیون العرفان فی علوم القرآن،شجاعت پبلی کیشنز، سن ندارد،ص18
2. فیوض الرحمن،"تعارف قرآن ایک نظر میں" ماہنامہ مسیحائ قرآن نمبر،کراچی:مطبع قریشی پرنٹنگ پریس،ص213
3. ابو الفداء،عمادالدین(م1973ء)،تفسیر ابن کثیر،مکتبہ قدوسیہ،فیصل آباد2006ء،ج1،ص73
4. تفسیر ابن کثیر ،ج1،ص265
5. مودودی،ابوالعلی(م1979ء)،تفہیم القرآن،ادارہ ترجمان القرآن،1949ء،ج2،ص498
6. تفسیر عثمانی،ج1 ،ص111
7. تفسیر عثمانی، ج2،ص209
8. مترجم،رفیع الدین شاہ،القرآن الحکیم،ص588
9. ماہنامہ مسیحائ قرآن نمبر ،ص214
10. دہلوی ،محمد اکبرعلی،مجموعہ فوائد عثمانی،دارالکتاب یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور2017 ،ص70
11. ماہنامہ مسیحائ قرآن نمبر ،ص218
12. ماہنامہ مسیحائ قرآن نمبرص219
13. تفسیر ابن کثیر، ج1،ص73
14. تفہیم القرآن،ج2،ص292
15. مترجم،رفیع الدین شاہ،القرآن الحکیم،ص313
16. ماہنامہ محدث،رمضان نمبر، ص68
17. مدنی حافظ عبدالرحمن،ماہنامہ محدث لاہور کا اجمالی تعارف ،ماہنامہ محدث،ج42،عدد2،شمارہ 365،اسلامی ریسرچ کونسل،لاہور،اپریل2014ءص2
18. ایضاً
19. ایضا،ص اندرونی سر ورق
20. شفیع مفتی محمد(م1976ء)،معارف القرآن،مکتبہ معارف القرآن ،کراچی2008،ج2،ص265

21. صدیق،محمد اسلم، جمع و تدوین قرآن ، ماہنامہ محدث ،ج 40،عدد2 صفر1429ھ ، فروری2008ء،ص24
22. ایضاً،ص24
23. عسقلانی ،ابن حجر(م1449ء)،فتح الباری شرح صحیح بخاری،دارطیبیہ للنشروالتوزیع،ج9،ص32
24. القرطبی،احمد بن ابی بکر،الجامع الاحکام القرآن،دارالاحیاءوالعربیہ،بیروت2002،ج1،ص37
25. عثمانی،محمد تقی،علوم القرآن،مکتبہ دارالعلوم،کراچی2012،ص179
26. الزرکشی،بدرالدین(م1392ء)،کتاب البرہان فی علوم القرآن،دارالتراث ،ج1،ص238
27. صحیح بخاری،باب کلام الخصوم بعضھم فی بعض،کتاب الخصومات،حدیث2419
28. ماہنامہ محدث ،ج 40،عدد2 صفر1429ھ ، فروری2008ء،ص34
29. فتح الباری شرح صحیح بخاری،ج1،ص40
30. مدنی ،ثناءاللہ،وحی کا مفہوم،ماہنامہ محدث،ج15،عدد7،اپریل1985ء،ص11
31. مفتی،محمد شفیع(م1976ء)،معارف القرآن،ادارہ المعارف،کراچی2008،ج2،ص476
32. غازی،عزیز،وحی اور اقسام وحی،ماہنامہ محدث،ج27،عدد1،1995ء،ص18
33. تفہیم القرآن،ج1،ص375
34. غازی،عزیز،وحی اور اقسام وحی،ماہنامہ محدث،ج27،عدد1، 1995ء،ص20
35. تفسیر ابن کثیر،ج2،ص780
36. ایضاً،ص786
37. تفہیم القرآن،ج5،ص193
38. غازی،عزیز،وحی اور اقسام وحی،ماہنامہ محدث،ج27،عدد1، 1995ء،ص20
39. غازی،عزیز،وحی اور اقسام وحی،ماہنامہ محدث،ج27،عدد1،ص22
40. چودھری،محمد رفیق،اصول ترجمہ و تفسیر قرآن،ماہنامہ محدث،ج45،عدد1، جنوری 2013ء،ص7
41. تفسیر ابن کثیر،ج1،ص120
42. تفسیر عثمانی،ج1،ص923
43. تفسیر ابن کثیر،ج1،ص505
44. چودھری،محمد رفیق،اصول ترجمہ و تفسیر قرآن،ماہنامہ محدث،ج45،عدد1، جنوری 2013ء،ص13
45. ایضاً،ص14
46. ایضاً،ص15
47. تفسیر عثمانی،ج1،ص105

48. چودھری،محمد رفیق،اصول ترجمہ و تفسیر قرآن،ماہنامہ محدث،ج45،عدد1، جنوری 2013ء،ص15
49. احمد،قاری صہیب،قرآءات متواترہ سبعہ و عشرہ،ماہنامہ محدث،ج28،عدد2،جولائ1997ء،ص126
50. اصفہانی،امام راغب(م1108ء)،المفردات فی غریب القرآن،اسلامی اکیڈمی لاہور،ص492
51. مترجم،رفیع الدین شاہ،القرآن الحکیم،ص702
52. آبادی،علامہ فیروز(م1415ھ)،قاموس المحیط،موسستہ الرسالہ2005ء،ج1،ص25
53. احمد،قاری صہیب،قرآءات متواترہ سبعہ و عشرہ،ماہنامہ محدث،ج28،عدد2،جولائ1997ء،ص131
54. تفسیر ابن کثیر،ج4،ص 650
55. احمد،قاری صہیب،قرآءات متواترہ سبعہ و عشرہ،ماہنامہ محدث،ج28،عدد2،جولائ1997ء،ص 145
56. صحیح بخاری،باب خیرکم من تعلم القرآن و علمہ،کتاب فضائل القرآن،حدیث 4739
57. احمد،قاری صہیب،قرآءات متواترہ سبعہ و عشرہ،ماہنامہ محدث،ج28،عدد2،جولائ1997ء،ص 148
58. تفسیر ابن کثیر،ج4،ص398
59. کیلانی،عبدالرحمن،قرآن نا فہمی کے اسباب اور انکا حل،ماہنامہ محدث،ج32،عدد8،اگست2000ء،ص11
60. الترمزی،محمد بن عیسی(م279ھ)،الجامع الترمزی،ضیاء حسین پبلشرز،لاہور1988ء،حدیث2910
61. کیلانی،عبدالرحمن،قرآن نا فہمی کے اسباب اور انکا حل،ماہنامہ محدث،ج32،عدد8،اگست2000ء،ص13
62. ایضاً،ص 13
63. ایضاً،ص 14
64. تفسیر ابن کثیر،ج4،ص 398
65. کیلانی،عبدالرحمن،قرآن نا فہمی کے اسباب اور انکا حل،ماہنامہ محدث،ج32،عدد8،اگست2000ء،ص 14
66. کیلانی،عبدالرحمن،قرآن نا فہمی کے اسباب اور انکا حل،ماہنامہ محدث،ج32،عدد8،اگست2000ء،ص17
67. کیلانی،عبدالرحمن،قرآن نا فہمی کے اسباب اور انکا حل،ماہنامہ محدث،ج32، عدد8،اگست2000ء، ص 24
68. احمد حافظ نذر(م2011ء)،آسان ترجمہ قرآن مجید سورہ بقرہ،مسلم اکادمی ،لاہور 1987ء،ص111
69. چوہدری،محمد رفیق،آسان علوم القرآن،مکتبہ قرآنیات، لاہور
70. احمد حافظ نذر(م2011ء)،آسان ترجمہ قرآن مجید سورہ بقرہ،مسلم اکادمی ،لاہور1987ء ،ص112

71. ایضاً،ص113
72. کیلانی،عبدالرحمن،اسلام میں ضابطہ تجارت،مکتبہ الاسلام وسن پورہ،لاہور۔
73. یونس،محمد،آلودگی کے بارے میں قرآنی آیات،ماہنامہ محدث،ص32،عدد2،فروری2000ء،ص17
74. تفہیم القرآن،ج2،ص142
75. پکتھال،مارماڈیوک،دی گلور پیس قرآن،تاج کمپنی ،لاہور،سورہ مدثر،5
76. تفسیر مظہری،ج10،ص125
77. تفہیم القرآن،ج6،ص145
78. آذاد ،مولانا ابو الکلام،تلخیص ترجمان القرآن،الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ،لاہور،ص2
79. تفسیر ابن کثیر،ج1،ص50
80. تفہیم القرآن،ج1،ص45
81. تفسیر بیان القرآن،ج1،ص20
82. سلفی،محمد لقمان، تفسیر تیسر الرحمن لبیان القرآن
83. ماہنامہ محدث،جنوری2000ء،ص10
84. ایضاً،ص 10

مصادرومراجع

1. القرآن
2. آبادی،علامہ فیروز(م1415ھ)،قاموس المحیط،موسستہ الرسالہ2005ء،
3. آذاد ،مولانا ابو الکلام،تلخیص ترجمان القرآن،الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ،لاہور
4. احمد حافظ نزر(م2011ء)،آسان ترجمہ قرآن مجید سورہ بقرہ،مسلم اکادمی ،لاہور 1987ء
5. ابو الفداء،عمادالدین(م1973ء)،تفسیر ابن کثیر،مکتبہ قدوسیہ،فیصل آباد2006ء
6. اصلاحی، امین احسن،تدبر قرآن،مرکزی انجمن خدام القرآن،لاہور1973ء 6
7. اصفہانی،امام راغب(م1108ء)،المفردات فی غریب القرآن،اسلامی اکیڈمی لاہور
8. ابن کثیر،اسماعیل بن عمر الدمشقی،البدایہ والنہایہ،مکتبہ دارا بن کثیر،بیروت
9. البہیقی،ابو بکر احمد بن الحسین (م458ھ)،شعب الایمان،مکتبہ الرشد،ریاض2003ء
10. بخاری،محمد بن اسماعیل(م870ء)،صحیح بخاری،دارالسلام،ریاض1996ء،
11. بلگرامی،مظہرالدین احمد،عیون العرفان فی علوم القرآن،شجاعت پبلی کیشنز،
12. پانی پتی ثناءاللہ(م1225ھ)،تفسیر مظہری،ضیاءالقرآن پبلیکیشنز، لاہور2002ء

13. پکتھال،مارماڈیوک،دی گلور پیس قرآن،تاج کمپنی ،لاہور

14. الترمزی،محمد بن عیسی(م279ھ)،الجامع الترمزی،ضیاء حسین پبلشرز،لاہور1988ء

15. التھانوی،محمد اشرف علی(م1943ء)،تفسیر بیان القرآن،مکتبہ رحمانیہ،

16. دہلوی ،محمد اکبرعلی،مجموعہ فوائد عثمانی،دارالکتاب یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور،2017

17. الزرکشی،بدرالدین(م1392ء)،کتاب البرہان فی علوم القرآن،دارالتراث ،

18. الزرقانی ،عبدالعظیم(م1367ھ)،مناہل العرفان فی علوم القرآن،مطبع عیسی البابی الحلبی و شرکاہ 1943ء

19. شیخ الہند ، مولانا محمودالحسن(م1920ء)،تفسیر عثمانی،مکتبہ رحمانیہ،2000ء

20. عثمانی،محمد تقی،علوم القرآن،مکتبہ دارالعلوم،کراچی2012ء

21. القرطبی،احمد بن ابی بکر،الحامع الاحکام القرآن،دارالاحیاءوالعربیہ،بیروت2002ء، 16:ابوبکر بن ابی

22. مفتی،محمد شفیع(م1976ء)،معارف القرآن،ادارہ المعارف،کراچی2008

23. ماہنامہ مسیحائ کراچی

24. ماہنامہ محدث ماڈل ٹاؤن لاہور 1970ء

25. مودودی،ابوالعلی(م1979ء)،تفہیم القرآن،ادارہ ترجمان القرآن،1949ء

26. Munawar, Syed Ali Shah, Abdul Ghafoor Awan (2017). Importance of the study of "Seerat" in Text books of Public Educational Institutions of Punjab, Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol.3 (4):230-51.

27. Awan, Abdul Ghafoor, Jamil Ahmad)2017(.Concept of Spiritualism of Peer Syed Ghulam Naseeruddin Naseer Gilani of Golara Sharif**, Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol 3)3(:14-35.**

28. Javeria Tehseen, Abdul Ghafoor Awan)2017(. Critical analysis of the literature relating to three divoces in one sitting, Global Journal of Management,Social Sciences and Humanities, Vol .3)3(71-84

Amjad Ali, Abdul Ghafoor Awan)2017(. Comparative study of Khutbat-e- .29
Madaras and Muhazirat-e-Seerat, Global Journal of Management, Social .Sciences and Humanities, Vol 3)3(: 153-189

Misbah Tehseen, Abdul Ghafoor Awan)2017(. Benefits of Marriage Life in .30
Islam in the light of of "Bahara-e-Shariat" and "Bahashti-i-Zaver",,Global Journal of Management, Social Sciencces and Humanities, Vol 3)3(:106-135

Saima Rashid, Soubia Khan, Abdul Ghafoor Awan)2018(. Great saints of .31
Multan and history of their shrines and their social importance, Global Journal of Management, Social Sciences and Humanities, Vol 4)2(:223-245

Imran Ansari, Abdul Ghafoor Awan)2017(. Specific study of the essays .32
relating to the Narations by Hazrat Jabir Bin Abdullah, Global Journal of .Managgement, Social Sciences and Humanities, Vol 3)3(:39-56